تصویر کی حرمت قرآن وسنت کی روشنی میں

جناب سخی داد خوستی صاحب

(۳)

۱۱......**عن عائشةؓ أنها قالت: واعد رسول الله ﷺ جبريل عليه السلام في ساعة يأتيه فيها، فجاء ت تلك الساعة ولم يأته وفي يده عصا فألقاها من يده وقال: ما يخلف الله وعده ولا رسله، ثم التفت فاذا هو جرو كلب تحت سرير فقال: يا عائشة! متىٰ دخل هذا الكلب هٰهنا؟ فقالت: والله ما دريت، فأمر به فأخرج، فجاء جبريل عليه السلام فقال رسول الله ﷺ: واعدتني فجلست لك، فلم تأت؟ فقال: منعني الكلب الذي كان في بيتك، إنا لاندخل بيتا فيه كلب ولاصورة"** (مسلم ج:۲،ص:۱۹۹)

ترجمہ:۔"حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ: ایک دفعہ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے ایک مخصوص گھڑی میں آنے کا وعدہ کیا، پس وہ گھڑی گذر گئی، مگر حضرت جبریل علیہ السلام تشریف نہیں لائے، رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں لاٹھی تھی، آپ ﷺ نے اس کو پھینک دیا اور فرمایا کہ: اللہ اور اس کے پیغامبر (قاصد یعنی جبریلؑ) کبھی بھی وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ پھر آپ ﷺ نے چارپائی کے نیچے کتے کا بچہ دیکھا، آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ: یہ کتے کا بچہ یہاں کب گھسا ہے؟ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ: مجھے تو نہیں معلوم کہ کب گھسا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو باہر نکالنے کا حکم دیا، چنانچہ اس کو نکال دیا، اس کے بعد جبریل علیہ السلام تشریف لائے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ: میں آپ کے لئے انتظار میں بیٹھا رہا، مگر آپ موعود وقت پر تشریف نہیں لائے، حضرت جبریل علیہ السلام نے جواب دیا کہ مجھے موعود وقت پر آنے سے اس کتے نے روکا، جو آپ کے گھر میں تھا، کیونکہ ہم اس گھر میں

داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو یا تصویر‘‘۔

۱۲......عن عبد الله بن عباسؓ قال: أخبرتني ميمونةؓ أن رسول الله ﷺ أصبح يوما واجما فقالت ميمونةؓ: يا رسول الله! لقد استنكرت هيئتك منذ اليوم، قال رسول الله ﷺ: إن جبريل وعدني أن يلقاني الليلة فلم يلقني، أما والله ما أخلفني، قال: فظل رسول الله ﷺ يومه ذلك على ذلك، ثم وقع في نفسه جرو كلب تحت فسطاط لنا، فأمر به فأخرج، ثم أخذ بيده ماء فنضح مكانه، فلما أمسىٰ لقيه جبريل عليه السلام، فقال: قد كنت وعدتني أن تلقاني البارحة؟ قال: أجل ولكنا لاندخل بيتا فيه كلب ولاصورة، فأصبح رسول الله ﷺ يومئذ فأمر بقتل الكلاب حتى أنه يأمر بقتل كلب الحائط الصغير ويترك كلب الحائط الكبير". (مسلم، ج:۲،ص:۱۹۹)

ترجمہ:۔’’حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ: مجھے حضرت میمونہؓ نے بتایا کہ: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ایسی حالت میں صبح کی کہ آپ غمگین تھے۔حضرت میمونہؓ نے پوچھا کہ آج آپ کے چہرے سے پریشانی معلوم ہوتی ہے (اس کی وجہ کیا ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا کہ: حضرت جبریل علیہ السلام نے میرے ساتھ اسی رات میں ملاقات کا وعدہ کیا تھا، مگر انہوں نے ملاقات نہیں کی، اللہ کی قسم! حضرت جبریل علیہ السلام نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی ہے۔حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ: یہ دن تو رسول اللہ ﷺ پر ایسا ہی گذر گیا، پھر آپ ﷺ کو خیال آیا کہ اس کی وجہ یہ کتے کا بچہ نہ ہو، جو ہمارے خیمے کے نیچے پڑا ہے، آپ ﷺ نے اسے نکالنے کا حکم فرمایا تو اس کو نکال دیا گیا، پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ میں پانی لے کر اس جگہ کو دھولیا، جب شام ہوگئی تو حضرت جبریل علیہ السلام ملاقات کے لئے تشریف لائے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ: آپ نے تو کل رات مجھ سے ملاقات کرنے کا وعدہ کیا تھا؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: جی ہاں! مگر ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو یا تصویر۔تو رسول اللہ ﷺ نے اُسی دن سے کتے مارنے کا حکم دیا، یہاں تک کہ چھوٹے باغیچے کا کتا مارنے اور بڑے باغیچے کا کتا چھوڑنے کا حکم دیا‘‘۔

۱۳۔’’عن عليؓ قال: صنعت طعاما، فدعوت النبي ﷺ، فجاء فدخل، فرأى ستراً فيه تصاوير، فخرج وقال: إن الملائكة لاتدخل بيتاً فيه

تصاویر". (سنن نسائی، ج:۲،ص:۲۹۹)

ترجمہ:۔"حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ: میں نے کھانا تیار کیا، پھر اس کے لئے رسول اللہ ﷺ کو بلایا تو آپ ﷺ تشریف لائے، ہمارے گھر میں داخل ہوئے، پس آپ ﷺ نے ایک پردہ دیکھا جس میں تصویریں تھیں، آپ ﷺ واپس نکل گئے اور فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں ہوں"۔

۱۴..... **عن علیؓ عن النبی ﷺ قال: لاتدخل الملائکة بیتا فیه صورة ولاکلب ولاجنب".** (ابوداؤد، ج:۲،ص:۲۱۸)

ترجمہ:۔"حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں تصویر، کتا یا جنبی آدمی ہو"۔

۱۵..... **"عن أبی هریرةؓ قال: استأذن جبریل علیه السلام علی النبی ﷺ فقال: ادخل، فقال کیف أدخل؟ وفی بیتک ستر فیه تصاویر، فإما أن تقطع رؤوسها أو تجعل بساطا یوطأ، فإن معشر الملائکة لاتدخل بیتا فیه تصاویر".** (نسائی، ج:۲،ص:۳۰۱)

ترجمہ:۔"حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: داخل ہو جاؤ، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ: میں کیسے داخل ہو جاؤں؟ جبکہ آپ کے گھر میں ایسا پردہ ہے، جس میں تصویریں ہیں یا تو ان تصویروں کے سروں کو کاٹ لیں یا اس سے بچھونا بنائیں، تاکہ اسے پاؤں سے روندا جائے۔ ہم فرشتوں کی جماعت ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں ہوں"۔

۱۶..... **عن أبی هریرةؓ قال: قال رسول الله ﷺ: أتانی جبریل، فقال لی: أتیتک البارحة، فلم یمنعنی أن أکون دخلت إلا أنه کان علی الباب تماثیل وکان فی البیت قِرام ستر فیه تماثیل وکان فی البیت کلب فمر برأس التمثال الذی فی البیت یقطع فیسیر کهیئة الشجرة ومُرْ بالستر فلیقطع فلیجعل وسادتین منبوذتین توطئان ومُرْ بالکلب فلیخرج ففعل رسول الله ﷺ".** (ابوداؤد ج:۲،ص:۲۱۸)

ترجمہ:۔"حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے، مجھے کہا کہ: میں گذشتہ رات کو آپ

کے پاس آیا، پس آپ کے پاس آنے سے مجھے اور کسی چیز نے منع نہیں کیا، بجز اس کے کہ آپ کے دروازے پر تصویریں تھیں اور گھر میں ایک پردہ تھا جس میں تصویریں تھیں اور گھر میں کتا تھا تو آپ دروازے والی تصویروں کے سر مٹانے کا حکم دیں، تا کہ وہ درخت کی طرح بن جائے اور پردے کے پھاڑنے اور اس سے دو سرانے بنانے اور اسے پامال کرنے کا حکم دیں اور کتا گھر سے نکالنے کا حکم دیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے یہ سارے احکامات جاری فرمائے''۔

۱۷:''عن عمران بن حطان أن عائشة حدثته: أن النبی ﷺ لم یکن یترک فی بیته شیئاً فیه تصالیب إلا نقضه''. (بخاری ج:ص:۸۸۰)

ترجمہ:۔''حضرت عمران بن حطانؒ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اس کو بتایا کہ: رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں کوئی ایسی چیز جس پر صلیب کی شکل بنائی گئی ہو، بغیر توڑے نہیں چھوڑتے''۔

۱۸:''عن عون بن جحیفة عن أبیه یحدثه: أن النبی ﷺ نهی عن الدم وثمن الکلب وکسب البغی ولعن آکل الربوٰ وموکله والواشمة والمستوشمة والمصور''۔ (بخاری ج:ص:۸۸۱)

ترجمہ:۔''حضرت جحیفہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خون، کتے کی قیمت کو اور زنا کار عورت کی کمائی کو ناجائز قرار دیا اور سود کھانے والے، کھلانے والے، گودنے والی اور گودوانے والی اور تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجی''۔

۱۹:۔''عن عائشة أن أم سلمة ذکرت لرسول الله ﷺ کنیسة رأتها بأرض الحبشة یقال لها ماریة، فذکرت له مارأت فیها من الصور، فقال رسول الله ﷺ: اولئک قوم إذا مات فیهم العبد الصالح أو الرجل الصالح بنوا علی قبره مسجداً وصوّروا فیه تلک الصور، أولئک شرار الخلق عند الله''۔ (بخاری ج:ص:۶۲ مسلم ج:۱ص:۲۰۰ واللفظ للبخاری)

ترجمہ:۔''حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ: حضرت ام سلمہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک کلیسا کا تذکرہ کیا جو انہوں نے ملک حبشہ میں دیکھا تھا، جس کو ماریہ کہا جاتا تھا۔ پھر ام سلمہؓ نے ان تصویروں کا تذکرہ کیا، جو اس کلیسا میں انہوں نے دیکھیں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ قوم ہے کہ جب کوئی نیک بندہ یا یہ فرمایا کوئی نیک مرد مر جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بناتے اور اس میں

تصویریں بناتے، یہ وہی تصویریں ہیں، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساری مخلوق میں سے شریر ہیں''۔

۲۰:''۔عن أبی الهیاج الأسدی قال: قال لی علیؓ ألا أبعثک علی ما بعثنی رسول الله ﷺ ؟ أن لاتدع تمثالا إلا طمسته ولاقبراً مشرفا إلا سویته''۔ (مسلم،ج:۱،ص:۳۱۲)

ترجمہ:۔''حضرت ابوالہیاج اسدیؒ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت علیؓ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس کام کے لئے نہ بھیجوں جس کام کے لئے رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا تھا؟ (اور وہ کام یہ ہے) کہ تم کوئی تصویر مٹائے بغیر نہ چھوڑ و اور کوئی اونچی قبر شریعت کے مطابق ہموار کئے بغیر نہ چھوڑو''۔

۲۱:''۔عن جابرؓ أن النبی ﷺ أمر عمر بن الخطاب زمن الفتح وهو بالبطحاء أن یأتی الكعبة فیمحو كل صورة فیها فلم یدخلها النبی ﷺ حتی محیت كل صورة فیها''۔ (ابوداود،ج:۲،ص:۲۱۹)

ترجمہ:۔''حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر جبکہ وہ بطحاء میں تھے، حضرت عمرؓ کو حکم دیا کہ آپؓ کعبہ شریف کو تشریف لے جائیں اور اس میں جتنی تصویریں ہیں، اُن کو مٹادو تو رسول اللہ ﷺ اس وقت تک کعبہ میں داخل نہیں ہوئے، جب تک اس میں ساری تصویریں نہ مٹائی گئیں''۔

۲۲......عن أبی هریرةؓ قال: قال رسول الله ﷺ: یخرج عنق من النار یوم القیامة، له عینان تبصران وأذنان تسمعان ولسان ینطق یقول: إنی وكلت بثلثة بكل جبار عنید وبكل من دعا مع الله إلٰهاً اٰخر وبالمصورین". (ترمذی،ج:۲،ص:۷۵)

ترجمہ:۔''حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن دوزخ سے ایک گردن نکلے گی، اس کی دو آنکھیں ہوں گی، جس سے وہ دیکھے گی اور دو کان ہوں گے، جس سے وہ سنے گی اور ایک زبان ہوگی، جس سے وہ بولے گی۔ وہ کہے گی کہ: میں تین قسم کے لوگوں پر مسلط ہوں (یعنی مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ان تین قسم کے لوگوں کو میدان محشر سے اٹھا کر جہنم میں پھینک دوں) ایک ہر متکبر، ضدی پر، دوم ہر اس آدمی پر جس نے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے الٰہ کو بھی پکارا تھا، سوم تصویریں بنانے والوں پر''۔

۲۳:’’ـعن جابرؓ قال: نهى رسول الله ﷺ عن الصورة في البيت ونهى أن يصنع ذلك‘‘.

ترجمہ:ـ’’حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تصویر کو گھر میں رکھنے سے منع فرمایا: اسی طرح بنانے سے بھی ممانعت فرمائی‘‘۔

۲۴:ـ’’عن أبي أمامة أن امرأة أتت النبي ﷺ فأخبرته أن زوجها في بعض المغازي، فاستأذنته أن تصور في بيتها نخلة فمنعها أو نهاها‘‘ (ابن ماجہ،ص:۲۶۰)

ترجمہ:ـ’’حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: میرا شوہر کسی غزوہ میں ہے، پھراس نے آپ ﷺ سے اس بات کی اجازت مانگی کہ وہ اپنے گھر میں کھجور کے درخت کی تصویر بنائے، رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کردیا‘‘۔

۲۵:ـ’’عن أسامةؓ بن زيد عن النبي ﷺ أنه دخل الكعبة فرأى فيها صورة فأمرني فأتيته بدلو فجعل يضرب به الصور يقول: قاتل الله قوما يصورون مالا يخلقون‘‘. (طحاوی، ج:۲،ص:۴۰۰)

ترجمہ:ـ’’حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو وہاں تصویر کو دیکھا، آپ ﷺ نے مجھے (پانی لانے کا) حکم دیا تو میں ایک ڈول پانی سے بھرا ہوا لایا، آپ ﷺ اس پانی کو ان تصویروں پر پھینکتے ہوئے یہ فرمارہے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کو تباہ کرے جو ایسی چیزوں کی تصویریں بناتی ہے جنہیں پیدا نہیں کرسکتے‘‘۔

۲۶:’’ـعن انسؓ قال: كان قرام لعائشةؓ سترت به جانب بيتها فقال لها النبي ﷺ: أميطي عني فإنه لايزال تصاويره تعرض لي في صلاتي‘‘. (بخاری،ص:۸۸۱)

ترجمہ:ـ’’حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ کا ایک پردہ تھا جس سے انہوں نے اپنے گھر کے ایک حصہ کو ڈھکا ہوا تھا تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: یہ پردہ میرے پاس سے دور کردو، کیونکہ اس کی تصویریں میری نماز میں مخل ہوتی ہیں‘‘۔

فوائد:

فائدہ:۱...... حدیث نمبرایک میں تصویر بنانے والوں کے متعلق جو’’أشد الناس عذاباً يوم القيامة ‘‘آیا ہے، یہ حدیث اس آیت کے منافی نہیں ہے، جس میں فرمایا ہے’’أدخلوا آل فرعون أشد العذاب‘‘۔ (الغافر:۴۶) کیونکہ سخت ترین عذاب آل فرعون کے ساتھ خاص نہیں ہے،

بلکہ آیت کا مقصد یہ ہے ''فی العذاب'' یعنی آل فرعون سخت عذاب میں ہوں گے تو سخت عذاب میں دیگر لوگ بھی ان کے ساتھ شریک ہو سکتے ہیں، جن میں تصویر بنانے والے بھی ہیں۔ اور اس پر یہ اشکال بھی وارد نہیں کرنا چاہئے کہ آل فرعون تو کافر ہیں اور مصورین فاسق ہیں تو کافر اور فاسق عذاب میں برابر ہوگئے؟ کیونکہ تصویر بنانا گناہ کبیرہ ہے اور گناہ کبیرہ والے اور کافر عذاب میں برابر ہو سکتے ہیں، اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے، البتہ فرق خلود و غیر خلود میں ہے۔ (عمدة القاری، ج:۱۵،ص:۱۲۴)

فائدہ: ۲...... حدیث نمبر: ۲، ۵، ۶ میں ہے کہ قیامت کے دن تصویر سازوں کو کہا جائے گا کہ تم نے جو تصویریں بنائی ہیں ان کو زندہ کرو، ان میں روح پھونکو، یہ اللہ تعالیٰ کا امر تہدیدی ہے، یعنی ان کو یہ کہنا بطور سزا ہوگا کہ جب تم نے ہماری صفت تخلیق وتصویر کی نقالی کر کے عملی طور پر اپنے خالق ومصور ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو اب اس دعوے کو ثابت کر کے دکھاؤ، وہ اس طرح کہ اس میں روح ڈالو اور یہ تو ظاہر ہے کہ بے جان میں جان ڈالنا نہ دنیا میں کسی کی قدرت میں ہے، نہ آخرت میں ہوگا۔

اور ان احادیث سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ جس تصویر سازی کی حرمت احادیث میں بیان ہوئی ہے، اس سے مراد جاندار (ذی روح) چیزوں کی تصویر ہے، بے جان چیزیں جیسے پہاڑ، درخت، مکان، سائیکل، موٹر وغیرہ کی تصویر بنانا اس حکم میں داخل نہیں ہے، جیسے کہ اس بات کی تصریح حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کی روایت (یعنی حدیث نمبر: ۷) میں ہوئی ہے۔ اگر چہ ہر چیز کی تخلیق اللہ تعالیٰ کی صفت خاصہ ہے، خواہ جاندار ہو یا بے جان، مگر مادی چیزوں کی صنعت کاری میں انسان کا بھی کچھ نہ کچھ دخل ہے، بخلاف جاندار چیزوں کے کہ ان کے زندہ پیدا کرنے میں کسی کے شریک ہونے کا وہم وگمان بھی نہیں ہوسکتا، اس لئے جاندار کی تصویر سازی کو حرام قرار دیا اور بے جان کی تصویر سازی کو مباح۔

فائدہ: ۳...... حدیث نمبر: ۴ میں حضرت عائشہؓ نے جو یہ فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر سے تشریف لائے، اس سفر سے کونسا سفر مراد ہے؟ علامہ عینیؒ نے بیہقیؒ کے حوالہ سے غزوہ تبوک بیان کیا ہے اور بحوالہ ابوداؤد ونسائی کے غزوہ تبوک یا خیبر شک کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ''قرام'' منقش کپڑے کو کہا جاتا ہے، جس سے پردے اور فرش بنائے جاتے ہیں۔ ''سھو'' اس طاق اور کمرے کو کہا جاتا ہے، جو سامان رکھنے کے لئے دیوار کے اندر بنایا جاتا ہے۔ ''تماثیل'' جمع ہے ''تمثال'' کی اور تمثال تصویر کو کہا جاتا ہے، پھر تمثال اور تصویر میں یہ فرق ہے کہ تمثال عام ہے، اس کا اطلاق حیوانات و جمادات سب پر ہوتا ہے، جبکہ تصویر کا اطلاق صرف حیوانات پر ہوتا ہے۔ نیز ''تمثال'' مجسمہ (مورتی) اور عکس (فوٹو) کو کہتے ہیں اور تصویر صرف دیوار، کاغذ، کپڑے وغیرہ پر

رنگ سے بنی ہوئی صورت (عکس فوٹو) کو کہتے ہیں، یہاں اس حدیث میں تماثیل سے مراد تصاویر ہیں۔ (عمدۃ القاری، ج:۱۵، ص:۱۲۷)

فائدہ:۴..... حدیث نمبر:۸ میں حضرت عائشہؓ نے جب رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ مبارک پر ناراضگی کے آثار دیکھے تو پہلے یہ عرض کیا کہ میں توبہ کرتی ہوں، بعد میں پوچھا کہ میرا گناہ کیا ہے؟ یہ انتہائی حسن ادب ہے، آج تو کوئی جان نثار خادم بھی یہ ادب نہیں جانتا، وہ پہلے جرم پوچھتا ہے، پھر جرم کو الزام ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے، جب اس پر وہ جرم یقیناً ثابت ہوجائے، اس کے بعد معذرت چاہتا ہے، مگر حضرت عائشہؓ نے جرم جاننے سے پہلے توبہ کرلی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاندار کی ہر قسم کی تصویر خواہ کپڑے کے اندر بنائی گئی ہو یا کپڑے و دیوار پر سیاہی سے بنائی گئی ہو یا پتھر ولکڑی میں کندہ کی گئی ہو، خواہ اس کا سایہ ہو یا نہ ہو، ہر صورت میں بنانا، گھر میں رکھنا اور استعمال کرنا حرام ہے۔ (عمدۃ القاری، ج:۱۵، ص:۱۲۸)

فائدہ:۵..... حدیث نمبر:۸ سے لے کر حدیث نمبر:۱۴ تک ان نو احادیث میں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو''۔ ان احادیث میں ''بیت'' سے مراد انسان کی رہنے کی جگہ ہے، خواہ کمرہ ہو یا خیمہ یا غار وغیرہ ہو۔ اس مضمون سے مقصود مسلمانوں کو یہ ہدایت دینا ہے کہ اپنے گھروں کو ایسی منحوس چیزوں سے پاک رکھیں جن سے فرشتے نفرت کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے اس کپڑے کو پھاڑ دیا یا ہٹانے کا حکم دیا جس میں تصویریں تھیں، نیز کتے کو گھر سے نکالنے کا حکم دیا اور اس جگہ کو دھو ڈالا۔

اب ان احادیث میں تین باتیں غور طلب ہیں:

پہلی بات: یہ کہ جس مکان میں تصویر یا کتا ہو، اس میں ہر قسم کے فرشتے داخل نہیں ہوتے یا خاص قسم کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ احادیث میں مطلق ملائکہ کا لفظ آیا ہے اور اسی اطلاق کی بناء پر بعض علماء کا یہی مذہب ہے کہ اس حکم میں ہر قسم کے فرشتے داخل ہیں، مگر جمہور محققین علماء کی تحقیق یہ ہے کہ ''کراماً کاتبین'' اور انسان کی حفاظت پر مامور فرشتے اس حکم سے مستثنیٰ ہیں، کیونکہ ان کے متعلق احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ وہ کسی وقت بھی انسان سے جدا نہیں ہوتے بغیر تین اوقات کے، ایک پاخانہ میں، دوسرے بیوی کے ساتھ ہمبستری کرتے وقت، تیسرے غسل کرتے وقت۔

(جاری ہے)